بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم بدھ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲	۲۰ شعبان ۱۳۸۸ھ ۱۳ نبوت ۱۳۴۷ ہش ۱۳ نومبر ۱۹۶۸ء	نمبر ۲۵۶

43

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۲ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کمر اور کمر کے جوڑ میں اعصابی کھچاؤ کی وجہ سے شدید درد ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں۔

ضروری اعلان احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صرف آئندہ ہفتہ و اتوار یعنی ۱۶، ۱۷ نبوت ۱۳۴۷ ہش کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات نہیں ہوگی۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

بابرکت ایام قریب آرہے ہیں، حصولِ برکت و سعادت کا ابھی سے عزم کر لیں

جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات

"اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں"

"میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسے کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا ان کے ہم و غم دور فرمائے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے"

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام (۲۶، ۲۷، ۲۸ فتح ۱۳۴۷ ہش مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۶۸ء) قریب آرہے ہیں۔ احباب جماعت کو اس جلسہ میں شرکت کی ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہیئے اور یہ عزم کر لینا چاہیئے کہ وہ انشاء اللہ العزیز امسال بھی اس مبارک اجتماع میں ضرور شریک ہوں گے۔ اور ان کی ان عظیم الشان برکتوں اور سعادتوں سے حصہ لیں گے۔ جو اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ وابستہ کی ہیں۔ اس میں شمولیت سے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک درد و سوز میں ڈوبی ہوئی ان دعاؤں کے وارث ٹھہریں گے۔ جو مسیح پاک علیہ السلام نے ان تمام لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور کیں کہ جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان دعاؤں کا وارث ٹھہرنا کوئی معمولی انعام نہیں ہے۔ یہ وہ سعادت ہے کہ اگر اس کے حصول کے لئے انسان کو تکلیف بھی اٹھانی پڑے تو وہ اسے راحت سمجھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس للّٰہی جلسہ کی عظمت و اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لادیں اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ ہرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں جاتی اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ بالآخر میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور انہیں اجرِ عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے اور ان کے ہم و غم دور فرمائے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہ ان پر کھول دے اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل اور رحم ہے اور تا اختتامِ سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں اپنے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

مسعود احمد جہلمی پرنٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۳ نبوت ۱۳۴۷ ہش

الٰہی جماعت اور قربانی

الٰہی جماعت کی حیثیت اس فوج کی طرح ہوتی ہے جو کوئی حکومت اپنے ملک کی حفاظت کے لئے تیار کرتی ہے۔ اس جماعت کا ہر فرد ایک روحانی سپاہی ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ الٰہی جماعت ابلیسی لشکر کے ساتھ نبرد آزمائی کے لئے کھڑی ہوتی ہے۔ اور جس طرح ایک سپاہی کا فرض ہے کہ وہ ہر وقت اپنی جان ملک و قوم کے لئے دینے کے لئے تیار رہے۔ اسی طرح الٰہی جماعت کے ہر فرد کا فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ دین کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار رہے۔ چنانچہ ایک گزشتہ اداریہ میں جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا معیار قربانی اللہ تعالےٰ کے الفاظ میں بیان ہوا ہے۔ وہی معیار قربانی جماعت کے ہر فرد کا بھی ہوتا ہے۔ جب اللہ تعالےٰ کا فرستادہ اپنا سب کچھ قربان کر دیتا ہے۔ تو اس کی جماعت کو بھی اسی کے نمونہ پر سب کچھ قربان کرنا ہوتا ہے۔ کیونکہ بغیر سب کچھ قربان کرنے کے شیطان سے جنگ جیتی نہیں جا سکتی۔

یہ ٹھیک ہے کہ بندگانِ حق کی پشت پر اللہ تعالےٰ کا ہاتھ ہوتا ہے لیکن جب تک بندگانِ حق اپنا سب کچھ اللہ تعالےٰ کے سپرد نہ کریں اللہ تعالےٰ کی مدد کو بھی جذب نہیں کر سکتے۔ بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ بندگانِ حق اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہمہ تن اور ہمہ روح ایک ہتھیار کے طور پر ہوتے ہیں۔ چونکہ شیطان بھی انسانوں میں داخل ہو کر پاک بندوں پر حملہ کرتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس کے مقابلہ میں مقدس انسان ہی نکلیں۔ اور اس کو شکست دیں۔ کیونکہ دراصل یہ جنگ بنی نوع آدم ہی کے اندر ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے انسان کو احسن تقویم میں پیدا کیا ہے۔ اس کے اندر نیکی کی ساری صلاحیتیں رکھ دی ہیں مگر اللہ تعالےٰ نے ایک حد تک اس کو اختیار بھی دیا ہے۔ کہ وہ اپنے لئے جو بات چاہے اختیار کرلے۔ اس اختیار کی وجہ سے وہ ایسی راہ بھی اختیار کر سکتا ہے۔ جو اس کی نیکی کی صلاحیتوں کو بے کار کر کے اس کو اسفل سافلین کے گڑھے میں لڑھکا دے۔

بے شک اللہ تعالےٰ نے انسان کو نیک و بد کی پہچان کے لئے عقل بھی دی ہے۔ مگر عقل صرف ظاہری حقائق اور مادی زندگی کی حدود تک ہی اس کی راہنمائی کرتی ہے۔ لیکن انسانی زندگی نہایت پیچیدہ ہے۔ صرف مادی حالات تک محدود نہیں۔ مگر انسانی زندگی کے مخفی در مخفی عوامل عقل کے حدود سے باہر ہیں۔ اور شیطان انسان کی اسی کمزور پہلو کے راستہ سے اس پر حملہ کرتا ہے۔ اور اس کی عقل میں دخل اندازی کر کے مادیات کے سبز باغ دکھاتا اور اس کو گمراہی کی طرف لے جانے کی کوشش کرتا ہے۔

اللہ تعالےٰ جس نے انسانی زندگی کو بنایا ہے۔ وہی اس کے تمام ممکنات کا صحیح علم رکھتا ہے۔ مگر انسان ظاہری حواس کے جالوں میں پھنس کر اپنے تمام ممکنات پر اس وقت تک آگاہی نہیں پا سکتا۔ جب وقت تک خود اللہ تعالےٰ اس کی راہنمائی نہ کرے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے شروع ہی سے سلسلہ انبیاء علیہم السلام جاری کر رکھا ہے۔ جن کے ذریعہ اللہ تعالےٰ انسان کو ایک طرف تو اس کے اعلیٰ ممکنات سے آگاہ کرتا ہے اور دوسری طرف اس کو شیطان کے حملوں سے بچانے کے لئے اپنے بندگانِ حق کے ذریعہ ایک فوج تیار کرتا ہے۔ جو شیطانی لشکر سے مقابلہ کر کے آخر میں اس کو شکست دیتی ہے۔

ظاہر ہے کہ ایسی فوج وہی ہو سکتی ہے۔ جو اپنا سب کچھ فی سبیل اللہ لگا دینے کی اہل ہو۔ اس لئے جو ابتلاء الٰہی جماعتوں پر آتے ہیں۔ وہ دراصل جماعت کی ٹریننگ کے ذرائع بنتے ہیں۔ اور جماعت کو ہر مصیبت اور مشکل کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار کرتے ہیں۔ ان ابتلاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ الٰہی جماعتوں میں بحیثیت مجموعی اور انفرادی حیثیت سے بھی ان ہتھیاروں سے لیس کرتا ہے۔ جو شیطانی لشکر کے مقابلہ کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ اور ان ہتھیاروں میں سے بنیادی چیز قربانی ہے جو الٰہی جماعت کا فرد اپنی جان اپنے مال اپنی اولاد اپنی عزت و آبرو حتیٰ کہ ہر اس چیز کو جو ایک انسان کو عزیز ہو سکتی ہے قربان کرتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس حقیقت کو بڑی وضاحت سے جا بجا بیان فرمایا ہے۔ یہاں صرف ایک اقتباس درج کیا جاتا ہے۔

"ان لوگوں میں سے جو خدا کے قرب کا نمونہ بنے اور خلق کی ہدایت کا تمغہ ان کو دیا گیا یا وہ خدا تعالےٰ کے محبوب ہوئے ایک بھی نہیں جس پر کبھی نہ کبھی مصائب اور شدائد کے پہاڑ نہ گرے ہوں۔ ان لوگوں کی مثال مشک کے نافہ کی سی ہوتی ہے وہ جب تک بند ہے۔ اس میں اور ایک مٹی کے ڈھیلے میں کچھ تفاوت نہیں پایا جاتا۔ مگر جب اس پر سختی سے جراحی کا عمل کیا جاوے اور اس کو چھری یا چاقو سے چیرا جاوے۔ تو معاً اس میں سے ایک خوشکن خوشبو نکلتی ہے۔ جس سے مکان کا مکان معطر ہو جاتا ہے۔ اور قریب آنے والا بھی معطر کیا جاتا ہے۔ سو یہی حال انبیاء اور صادق مومنوں کا ہے۔ کہ جب تک ان کو مصائب نہ پہنچیں تب تک ان کے اندرونی جوہر چھپے رہتے ہیں۔ اور ان کی ترقیات کا دروازہ بند ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۹۳-۱۹۴)

قطعات

زندگی بے نشان ہوتی ہے
زندگی بے زبان ہوتی ہے
زندگی کو کہاں ہے تابِ شناخت
موت ہی قدر دان ہوتی ہے

رات دن پیچ و تاب کھاتا ہے
میں بھنور ہوں حباب کھاتا ہوں
زندگی زندہ تر ہے اے تنویرؔ
یادِ عہدِ شباب کھاتا ہوں

تنویرؔ

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
— اخبار الفضل —
خود خرید کر پڑھے۔

۶۶

قرآن کریم — اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمت کا پیغام

(مکرم عبد القیوم صاحب کوئٹہ)

اللہ تعالیٰ کی ذات واجب الوجود اپنی تمام صفات میں بے مثل یکتا اور بے مانند ہے اس لئے اس ذاتِ اقدس کا ہر فعل ہر تخلیق اور ہر لفظ ویسا ہی بے مثل یکتا اور بے مانند ہے اور جس کی نظیر بنانے پر عقلِ انسانی عاجز اور انسانی طاقتیں درماندہ ہیں۔ قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے جس کا ہر لفظ خدا کا کلام ہے اس لئے قرآن کریم کے ہر کلمہ میں ہزاروں خواص اور عجائبات پوشیدہ ہیں جن کا انسانی عقل احاطہ نہیں کر سکتی اور جب تک دنیا قائم ہے موقعہ اور ضرورت کے مطابق اس میں سے نئے نئے علوم اور عجائبات کا انکشاف ہوتا رہے گا۔

اس وقت قرآن کریم کی ایک خوبی کا ذکر کیا جاتا ہے لیکن یہ بات واضح رہے کہ جو خوبی بیان کی جائے گی اپنے بیان میں اصل حقیقتِ حال کے سمندر سے محض ایک قطرہ ہوگا کیونکہ قرآن مجید اپنی ہمہ صفات اور خوبیوں کے لحاظ سے ایک بحرِ ذخّار ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں اور جس کی گہرائی معلوم کرنا انسانی عقل کے بس کی بات نہیں ہے۔

یہ دنیا جس میں ہم بستے ہیں اور زندگی کے ساٹھ ستّر سال گزار کر راہ عدم اختیار کر لیتے ہیں یہ بہت سی کششوں اور خوبصورتیوں کی جگہ ہے یہ ہمیں آنکھیں سے کھینچتی ہے کانوں سے کھینچتی ہے اور تمام حواس سے کھینچتی ہے ادھر دل ایک عطا کیا گیا ہے جو دردمند ہے۔ جب اسے کوئی پسند کی چیز حاصل نہیں ہوتی تو غمگین ہو جاتا ہے پھر قضاء و قدر کی تادیبیں ہیں۔ عزیزوں کی بیماریاں ہیں۔ اپنی اور عزیزوں کی ناکامیابیاں ہیں۔ اگر نظر بلند کر لی جائے تو معلوم ہوگا کہ دنیا میں عام طور پر غربت بے کسی اور بے بسی پائی جاتی ہے۔ بارہا دیکھا گیا ہے کہ ایک غریب کمزور دل شکستہ عورت جو بیوگی کے دن آنسو بہا کر گزار رہی ہو اپنے اکلوتے بچے کے لئے چند ٹکڑوں کو ترس رہی ہوتی ہے۔ وہ ایک ٹکڑا مانگ کر لیتی ہے اور بجائے اپنے خالی پیٹ میں ڈالے وہی لقمہ اپنے معصوم بھوکے بچے کے مُنہ میں ڈال دیتی ہے۔ رات کو سڑکوں پر چلے جایئے بہت سی عورتیں اور مرد آپ کو سڑک پر دیواروں کے ساتھ سوئے ہوئے ملیں گے جن کا بستر یہی فرشِ خاکی ہوتا ہے۔ ہاں دولت مند صحت مند اور خوش لوگ بھی ملیں گے پر اگر غور سے دیکھیں تو زندگی کے دَور میں کبھی نہ کبھی وہ بھی دُکھ اور غم سے بے چین ہو جاتے ہیں۔ موت ہی کو لے لیا جائے وہ کس طرح عزیز سے عزیز کو کھینچ کر قبر میں ڈال دیتی ہے اور دُنیا میں اسے کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا۔ دنیا کی ساری طاقتیں ساری محبتیں سارے علوم بے بس ہو کر رہ جاتے ہیں اور موت کے زبردست اور قوی ہاتھ کو کوئی نہیں روک سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

اے حب جاہ والو یہ رہنے کی جا نہیں
اس میں تو پہلے لوگوں سے کوئی رہا نہیں
دیکھو تو اُن کے مقابر کو اک نظر
سوچو کہ اب سلف ہیں تمہارے گئے کدھر
اک دن وہی مقام تمہارا مقام ہے
اک دن یہ صبح زندگی کی تم پہ شام ہے
اک دن تمہارا لوگ جنازہ اٹھائیں گے
پھر دفن کرکے گھر میں تاسّف سے آئیں گے
سوچو کہ باپ دادے تمہارے کدھر گئے
کس نے بلا لیا وہ سبھی کیوں گزر گئے
وہ دن بھی اک دن تمہیں یارو نصیب ہے
خوش مت رہو کہ کوچ کی نوبت قریب ہے

ان حالات میں ایک حساس اور دردمند دل سخت بے چین اور غمگین ہو جاتا ہے وہ اپنے آپ کو جکڑا ہوا اور انتہائی بے بس پاتا ہے۔ غم اور دُکھ کی گھٹائیں اس پر چھا جاتی ہیں۔ وہ چاروں طرف نگاہ دوڑاتا ہے تو گو خوشیوں کو بھی دیکھتا ہے لیکن دُکھ اور غم اس کو دنیا پر بھرا ہوا معلوم ہوتے ہیں تب وہ سخت مایوسی کا شکار اتھاہ گہرائیوں میں ڈوب جاتا ہے۔

اس وقت اس کے کان میں ایک سریلی آواز میں قرآن مجید کا کلام پہنچتا ہے اور ایک پُر شفقت کلام اس کے سامنے آتا ہے کہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

تم کس خیال میں ہو۔ کیا کُل کائناتِ زندگی یہی عالم ہے۔ نہیں یہ تو صرف ایک عالم ہے جو سرا ہے۔ چند لمحے گزارنے کا مقام ہے۔ ہم رب العٰلمین ہیں ہم تمہیں ایک اور عالم میں لے جائیں گے جہاں نہ غم ہوگا نہ دُکھ۔ جہاں ہر وقت سکون ہوگا۔ جہاں زندگی کی ہر قسم کی خوشیاں میسر ہوں گی۔ وہ عالم ہم تم سے چھینیں گے بھی نہیں۔ تم اس میں ہمیشہ ہمیش کے لئے رہنا۔ ہم تمہارے عزیز بھی تمہارے ساتھ رکھ دیں گے۔ تم جو مانگو گے دیں گے جو خواہش کرو گے پوری کریں گے۔ جو مدعا اور مقصود ہوگا فوراً مہیا کر دیں گے۔ یہ دنیا۔ یہ عالم تو دار الابتلاء ہے۔ بنایا ہی اس لئے گیا ہے۔ کیا کمرہ امتحان میں کوئی عقل مند دکھ محسوس کیا کرتا ہے۔ ایک حد تک گھبراہٹ تو ہوتی ہے لیکن غم اور یاس تو بیوقوف کے پاس ہی آتا ہے۔ اس دنیا میں تو نمبر بڑے سختی سے ملتے ہیں۔ لیکن تمہیں اگلے جہان میں پاس کرنے کے لئے ہم بہت سے حیلے اختیار کریں گے۔ مثلاً اگر تم نے اکیلے میں تنہائی میں بیٹھ کر خدا کو یاد کرکے کبھی آنسو بہائے ہوں گے تو وہ آنسو جو تین چار قطرہ ہی ہوں گے وہ تمہیں فرسٹ ڈویژن میں کامیاب کر دیں گے قیامت کے دن جب گھبراہٹ اپنے عروج پر ہوگی ایسے انسان کے تین چار قطرہ اس پر ہزاروں سکون و رحمت کی بارش کا ذریعہ بنیں گے۔ اگر تم نے میرے رسول محمد مصطفےٰ عربی مکی و مدنی (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سے محبت کی ہوگی اور اس کے لئے درود سے دعائیں کی ہوں گی تو میں اسی رسول کے دامن کے ساتھ تمہیں بھی فردوس میں رکھوں گا۔ اگر جوانی میں انتہائی جذبات کے وقت میرا ایک حکم مانا ہوگا اور اپنی عفت برقرار رکھی ہوگی تو میں تمہیں دوزخ سے کوسوں دور رکھوں گا۔ اگر تم نے میری خاطر اپنی بوڑھی والدہ سے انتہائی محبت اور عاجزی کا سلوک کیا ہوگا تو میں تمہارے گناہ معاف کرکے جنت میں لے جاؤں گا۔ پھر اس عالم میں جو تکبّر اور لہو ولعب کا عالم ہے صرف میری خاطر ذلّت برداشت کر لی ہوگی تو اس جہان میں تم پر عزّت کا تاج پہناؤں گا۔ تم اس عالم میں اداس کیوں ہوتے ہو تھوڑی سی تکلیف برداشت کر لو۔ تھوڑا سا غم اور دُکھ سہہ لو۔ باقی رہی موت جس پر اتنا واویلا کیا جاتا ہے تم بھی کتنے بھولے اور سادہ ہو۔ سنو موت تو ایک دروازہ ہے اس کے کھلنے سے دیکھو میں تمہیں کیسے عجیب عالم کی سیر کراتا ہوں۔

مثل الجنّۃ الّتی وعد
المتقون فیھا انھر
من ماء غیر اٰسن وانھر
من لبن لم یتغیر
طعمہ وانھر من
خمر لذۃ للشٰربین
وانھر من عسل
مّصفی ولھم فیھا
من کل الثمرت ومغفرۃ
من ربھم - (محمد)

متقیوں سے جن جنتوں کا وعدہ کیا گیا ہے ان میں ایسے پانی کی نہریں ہوں گی جن میں سڑنے کا مادہ نہیں ہوگا اور ایسی نہریں ہوں گی جن میں ایسا دودھ بہتا ہوگا جس کا مزہ کبھی نہیں بدلے گا اور ایسی شراب کی نہریں ہوں گی جو پینے والوں کو مزے دار لگیں گی اور پاک و صاف شہد کی نہریں ہوں گی۔ پھر ان جنتیوں کو ہر قسم کے پھل ملیں گے اور سب سے اعلےٰ اپنے رب کی طرف سے مغفرت عطا ہوگی۔ پھر گھنے باغ ہوں گے نہ سردی ہوگی نہ گرمی۔ غم پاس نہیں پھٹکے گا۔ جو مانگو گے جو خواہش کرو گے فوراً پوری کی جائے گی۔ شکلیں خوبصورت اور دل موہ لینے والی بنا دی جائیں گی۔ حسد و کینہ کا مادہ دل سے نکال دیا جائے گا۔ موت نزدیک نہیں پھٹکے گی۔ اور اگر اصل حقیقت پوچھو تو تمہیں اس عالم میں احساس ہی نہیں کہ جنت کی نعما کیسی اعلےٰ درجہ کی ہوں گی نہ کسی آنکھ نے وہ نعمتیں دیکھیں نہ کسی کان نے سُنیں ولا خطر علی قلب بشر اور نہ وہ کبھی انسانی دل پر اس عالم میں وارد ہوئیں

اگر کہو کہ یہاں وعدہ جنت کا تو متقیوں کو ہے اور ہم تو گنہگار ہیں۔ ایسے اعلیٰ درجہ کے متقی نہیں۔ ہم کیا کریں۔ تو یکدم قرآن مجید میں سے ایک نہایت دلکش کلام گونجتا ہوا کانوں میں آیا

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ
اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ
لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ
اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ
الرَّحِيْمُ۔

اے رسول نسلِ انسانی کی طرف میری طرف سے یہ اعلانِ عام کر دو کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اللہ تعالےٰ کی رحمتِ عظیم سے مایوس کیوں ہوتے ہو وہ تو سب سارے گناہ بخش دیا کرتا ہے۔ وہی تو بخشنے والا اور نہایت درجہ رحم کرنے والا خدا ہے۔ تھوڑی سی کوشش کر لو۔ تھوڑا سا آگے بڑھ لو۔ نیت کی صفائی سے محض اس کو خوش کرنے کے لئے معمولی سا کام کر لو۔ محض اس کی رضا کے حصول کے لئے تھوڑی سی مشقت برداشت کر کے دیکھ لو کہ وہ کیسے عظیم الشان نتائج پیدا کر دے گا۔

الغرض خدا کا کلام قرآنِ مجید شروع سے لے کر آخر تک اللہ تعالےٰ کی وسیع اور بے پایاں رحمت کا پیغام دیتا ہے۔ ہر موقع ہر تکلیف پر ہر غم ہر ناکامی پر۔ قرآن مجید خدا کی بے کراں شفقت کو پیش فرماتا ہے۔ یہ قرآن مجید کی ہی خوبی ہے کہ وہ اس دارالابتلاء میں۔ دکھوں میں۔ تکلیفوں میں اور موتوں میں انسانی قلب حزیں کے لئے سکینت کے سامان پیدا کرتا رہتا ہے اس لئے کوئی حقیقی مومن مایوسی کا شکار نہیں ہوتا اس پر چاہے مشکلات کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں۔ مصائب کی آندھیاں چلیں۔ ناکامیاں اسے گھیر لیں یہاں تک کہ وہ سمندر کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوب جائے۔ اس وقت بھی خدا کی رحمت اس کی دستگیری کرتی ہے۔ سورۃ فاتحہ میں اللہ تعالےٰ کی چار صفات کا ذکر کیا گیا ہے اور باقی صفاتِ الٰہی جن کا قرآن کریم میں ذکر ہے انہیں صفاتِ اربعہ کی تفصیل ہیں۔ ان میں رحمتِ الٰہی کا سمندر موجزن معلوم ہوتا ہے۔ رب العٰلمین۔ الرحمٰن الرحیم۔ مالک یوم الدین۔ ان میں تین صفات تو بالبداہت ربوبیت عامہ حضرت عزت۔ رحمتِ الٰہی اور شفقتِ الٰہی کو پیش کرتی ہیں اور چوتھی صفت مالک یوم الدین

جو ایک حد تک جلال کا رنگ لئے ہوئے ہے اس کا ظہور بھی جلالِ الٰہی کے پردہ میں ہوتا ہے جیسے کہ وہ خود فرماتا ہے وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ کہ میری رحمت کا سمندر ہر ایک شے کو ڈھانپ لیتا ہے۔ گو انسان نافہمی اور جلد بازی سے خیال کر لیتا ہے کہ وہ اکیلا ہے اور چھوڑ دیا گیا ہے پر خدا کا رحم درحقیقت ہر تکلیف ہر غم ہر مصیبت میں اس کے ساتھ ساتھ چلتا رہتا ہے۔

باقی کتب مذاہب ایسے خدا کا تصور پیش کرتی ہیں جو ظالم ہے جو کینہ ور ہے۔ عیسائیت کہتی ہے کہ جب تک خدا اپنے بیٹے کو صلیب پر نہ چڑھا لے اور تین دن اسے جہنم میں نہ رکھ لے اس کا غصہ فرو نہیں ہوتا۔ اس کے بغیر وہ تمام نسلِ انسانی کے لئے جنّت کا دروازہ بند کرتا ہے کوئی بندہ کتنی ہی عاجزی سے خدا کی راہوں پر چلنا چاہے وہ اس غیر منصفانہ فعل کے بغیر جنت میں نہیں جا سکتا۔ ہندو کہتے ہیں کہ جنت ایک وقتِ مقررہ کے لئے ہے پھر اس کو مختلف جونوں میں کتوں بلّوں کی شکل میں اسی عالم میں دوبارہ آنا پڑے گا۔ ہندوؤں کا پرمیشر انسان کو ہمیشہ کے لئے جنت میں نہیں رکھ سکتا لیکن وہ کلامِ الٰہی جو رحمۃ للعٰلمین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلبِ اطہر پر نازل ہوا وہ عظیم الشان رحمت ایزدی بے پایاں فضلِ باری بے انتہا بخشش وجودِ حضرت عزت کا پیغام لے کر آیا اور دنیا امید کے نور سے ایک نئے دور میں داخل ہو گئی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِقَدْرِ
هَمِّهٖ وَغَمِّهٖ وَكَرْبِهٖ
لِاُمَّتِهٖ وَلِلْاِنْسَانِ
عَامَّةً اِلٰٓى اَبَدٍ۔ اٰمِيْن

یہ عینک کس بہن کی ہے؟

لجنہ کے سالانہ اجتماع کے دنوں میں کسی بہن کی نظر کی عینک کھانا کھاتے وقت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے دفتر کے ہال میں رہ گئی تھی وہ میرے پاس موجود ہے جن کی ہو وہ مجھ سے حاصل کر لیں۔

سیدہ نصیرہ
(بیگم محترم مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ)

سیکرٹریانِ وقفِ جدید اپنے حلقے میں اطفال کی فہرستیں مرتب کریں

جیسا کہ قبل ازیں الفضل مؤرخہ ۷ نبوت میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق اعلان کیا جا چکا ہے۔ وقفِ جدید کی ذمہ داری اصولاً اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ کے سپرد ہے۔ بچوں کے والدین کو چاہیئے کہ وہ جلد از جلد اپنے اور اپنے بچوں کے نام۔ اُن کی عمر اور ان کے وعدے ۶/- روپے سالانہ کے حساب سے بنا کر ایسی فہرستیں صدر صاحب یا سیکرٹری صاحب مال اور وقفِ جدید کے سپرد کر دیں تاکہ وہ ان کے کوائف نوٹ کر کے یہ فہرستیں دفتر ہذا میں ارسال کر دیں۔

یہ کام انتہائی ضروری ہے اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے منشاء کے مطابق اس کا جلد از جلد مکمل ہو جانا ضروری ہے۔ محترم امراء/ پریذیڈنٹ صاحبان اور سیکرٹریانِ مال نوٹ فرما دیں کہ یہ فہرستیں وہ اپنے اپنے حلقے میں ترتیب دیں ان کی ایک نقل اپنے پاس رکھیں اور اصل دفتر ہذا میں ارسال کریں۔

مربی صاحبان کی خدمت میں علیحدہ علیحدہ چٹھیاں بھیجی جا چکی ہیں کہ وہ اپنی اپنی نگرانی میں یہ فہرستیں مرتب فرما دیں اور جلد از جلد انہیں مرکز میں بھیجنے کا انتظام فرماویں۔

(ناظم مال وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

درخواستِ دعا

(۱) میرے بھائی جان عبدالمنان خاں صاحب ابن عبدالمالک صاحب سیکرٹری مال لاہور امریکہ میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی مشہور یونیورسٹی پرڈیو سٹیٹ یونیورسٹی انڈیانا میں (Nuclear) نوکلیر انجینئرنگ میں مختلف ایٹمی ری ایکٹروں پر ریسرچ کے بعد پی۔ ایچ۔ ڈی کا فائنل (Theses) مقالہ لکھ رہے ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں ان کی نمایاں کامیابی کے لئے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے۔

(۲) میرے چھوٹے بھائی عبدالشکور خاں صاحب بھی انڈیانا یونیورسٹی پولس انڈیانا میں مکینیکل انجینئرنگ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ان کے امتحانات بھی ہو رہے ہیں ان کی کامیابی کے لئے بھی درخواستِ دعا ہے۔

(عبدالوحید خان تھرڈ ایئر مکینیکل انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور)

ایک بیوہ کا عزم

تحریکِ جدید کے مالی جہاد کو تاحیات جاری رکھوں گی

ایک نیک خاتون جن کے شوہر حال ہی میں اپنے مولا کو جا ملے ہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں ۵۰/۲۵ روپے اپنی طرف سے اور ۲۵/- روپے اپنے مرحوم شوہر کی طرف سے بطور وعدہ تحریک جدید پیش کرتے ہوئے تحریر فرماتی ہیں:-

"اب میں انشاءاللہ اُن کی طرف سے یہ چندہ تاحیات دیتی رہوں گی اور جتنے سالوں کا وہ نہیں دے سکے انشاءاللہ دفتر سے پتہ کروا کر اس کو بھی خواہ کیسی صورت ہو ادا کرنے کی کوشش کروں گی۔"

اشاعتِ اسلام کی مہم میں مالی امداد کا یہ عزم بالجزم نہایت ہی قابلِ قدر ہے۔ قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

فضلِ عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کا مینا بازار:- مورخہ ۱۳ نومبر بروز بدھ فضلِ عمر ماڈل سکول ربوہ میں مینا بازار کا پروگرام ہوگا۔ اس کا افتتاح ساڑھے نو بجے ہوگا۔ بہنیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس پروگرام کو دیکھ کر بچوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(ہیڈ مسٹریس فضلِ عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے چھبیسویں ۲۶ سالانہ اجتماع کی مختصر روداد

نائب مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا چھبیسواں سالانہ اجتماع حسب سابق اپنی مخصوص دینی و تربیتی روایات کے ساتھ مرکز سلسلہ ربوہ کی روحانی فضا میں ۱۸/اخاء/۱۳۴۶ہش بروز جمعہ شروع ہو کر ۲۰/اخاء کو نہایت کامیابی کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ امسال یہ اجتماع زیر تعمیر مسجد اقصیٰ کے ساتھ جلسہ گاہ جلسہ سالانہ کے کھلے میدان میں حسب سابق کیمپ کی طرز پر خدام کے نصب کردہ اپنے خیموں میں منعقد ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال مجلس خدام الاحمدیہ کا اجتماع مجالس اور خدام ہر دو کی تعداد کے لحاظ سے گذشتہ سالوں سے بہت کامیاب رہا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ امسال آخری روز کی تعداد کے لحاظ سے ۳۰۴ مجالس کے مجموعی طور پر ۲۰۰۵ خدام نے اجتماع میں شرکت کی۔ جبکہ گذشتہ سال ۲۰۹ مجالس کے کل ۱۶۴۲ خدام اجتماع میں شامل ہوئے تھے۔ بیرونی مجالس سے شامل ہونے والے خدام کی تعداد ۱۳۸۳ تھی جبکہ گذشتہ سال یہ تعداد ۱۱۱۶ تھی۔ گویا امسال سالانہ اجتماع میں گذشتہ سال کی نسبت ۹۵ مجالس اور ۳۶۳ خدام کا اضافہ ہوا اور یہ امر اس اجتماع کی کامیابی اور ترقی پر دال ہے۔ ذیل میں مختصر طور پر اجتماع کے تینوں دنوں کی روداد درج کی جاتی ہے۔

افتتاحی اجلاس

ملک کے مختلف حصوں سے خدام ۱۷/اخاء کی شام سے ہی خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں شمولیت کے لئے ربوہ پہنچنا شروع ہو گئے تھے ۱۸/اخاء کی صبح کو نماز جمعہ سے قبل خدام نے مقام اجتماع میں مقررہ قطعات میں اپنے اپنے خیمے نصب کئے۔ محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ۱۱ سے ½۱۱ بجے تک اجتماع کے جملہ امور کا معائنہ کیا۔ اسکے بعد خدام نے مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں نماز جمعہ اور نماز عصر ادا کیں ازاں بعد خدام مقام اجتماع میں پہنچ گئے ۳ بجے خدام مقام اجتماع میں شامیانوں اور قناتوں کے خوبصورت پنڈال میں جمع ہو کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد کا انتظار کرنے لگے ½۳ بجے کے قریب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مقام اجتماع میں تشریف لائے حضور کے تشریف لانے پر جملہ خدام نے احتراماً کھڑے ہو کر اور اسلامی نعروں سے حضور کا استقبال کیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے صدر نشست پر جلوہ افروز ہونے کے بعد سالانہ اجتماع کے افتتاحی اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد خدام نے کھڑے ہو کر حضور کی اقتداء میں "خدام الاحمدیہ کا عہد" دہرایا۔ عہد کے بعد ایک خادم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم ؎

"کس قدر ظاہر ہے نور اس مبداء الانوار کا"

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اسکے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تقریباً چالیس منٹ تک خدام سے ایک نہایت روح پرور اور بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ (اس خطاب کا ملخص الفضل کے شمارہ ۲۰ اخاء ۱۳۴۶ہش میں شائع ہو چکا ہے۔) خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پرسوز اجتماعی دعا کرائی جس میں مقام اجتماع میں حاضر جملہ خدام، اطفال اور زائرین نے شرکت کی۔ دعا کے بعد حضور نے مقام اجتماع کا معائنہ فرمایا اور تقریباً پونے پانچ بجے واپس تشریف لے گئے۔

علمی مقابلہ جات

سالانہ اجتماع کے دوران خدام کے مابین متعدد علمی مقابلہ جات ہوئے جن میں کثیر تعداد خدام نے شرکت کی جو خدام ان مقابلہ جات میں خود شریک نہ ہوئے انہوں نے مقابلوں کی کارروائی سن کر اپنے علم میں اضافہ کیا ان مقابلہ جات میں امتیاز حاصل کرنے والے خدام کو انعامات اور سندات دی گئیں تعلیم کے لحاظ سے خدام کو تین معیاروں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ سہ معیاروں کے مندرجہ ذیل علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔

حسن قراءت، حفظ، ترجمہ اور تفسیر قرآن کریم، اسلامی حدیث، مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام تقریر، مضمون نویسی، اذان، نظم خوانی، عام معلومات، مشاہدہ و معائنہ اور پیغام رسانی۔

علاوہ ازیں قرآن کریم، عام دینی معلومات اور ذہانت کے تحریری امتحانات لئے گئے۔ ان تینوں امتحانات میں تمام خدام کا شامل ہونا لازمی تھا چنانچہ ان امتحانات کے ذریعہ اجتماع میں شریک تمام خدام کے علمی اور ذہنی معیار کا جائزہ لیا گیا

ورزشی مقابلہ جات

علمی مقابلہ جات کے علاوہ خدام کے ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے جو انفرادی اور اجتماعی ہر دو قسم کی کھیلوں پر مشتمل تھے۔ ان مقابلہ جات میں بھی متعدد خدام نے شرکت کر کے اپنی جسمانی صلاحیتوں کے جوہر دکھائے اور عوام کے لئے دلچسپی اور تفریح کا سامان کیا۔ کھیلوں کے اکثر مقابلے جامعہ احمدیہ کے گراؤنڈز میں ہوئے جہاں خدام کے علاوہ دیگر شائقین نے بھی جمع ہو کر خدام کے کھیل دیکھے اور داد دی۔ اجتماعی کھیلوں کے لئے تمام مجالس کے چھ حلقے بنائے گئے تھے۔ ہر حلقہ کی طرف سے ایک ایک ٹیم نے مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ امسال کبڈی، فٹ بال، والی بال اور رسہ کشی کے مقابلے کروائے گئے۔ ان کے نتائج حسب ذیل رہے:۔

کبڈی میں ملتان ڈویژن چیمپئن۔ اور لاہور ڈویژن رنراپ قرار پائی
فٹ بال میں ربوہ ڈویژن چیمپئن۔ اور سرگودھا ڈویژن رنراپ قرار پائی
والی بال میں ربوہ ڈویژن چیمپئن۔ اور لاہور ڈویژن رنراپ قرار پائی
رسہ کشی میں ملتان ڈویژن چیمپئن اور سرگودھا ڈویژن رنراپ قرار پائی

انفرادی کھیلوں کے مندرجہ ذیل مقابلہ جات کروائے گئے:۔

۱۰۰ گز، ۴۴۰ گز اور ایک میل کی دوڑیں۔ لمبی چھلانگ، اونچی چھلانگ نیزہ پھینکنا، گولہ پھینکنا، کلائی پکڑنا، وزن اٹھانا۔ نشانہ غلیل اور اونچی آواز۔ نشانہ غلیل کے ایک عام مقابلے کے علاوہ مہتممین مرکزیہ اور قائدین اضلاع و علاقائی کے درمیان بھی مقابلے ہوئے۔ یہ مقابلے بہت دلچسپ تھے۔

اجتماعی اور انفرادی کھیلوں میں امتیاز حاصل کرنے والی ٹیموں اور خدام کو انعامات دیئے گئے۔

مجلس شوریٰ

مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کا ایک اہم پروگرام مجلس شوریٰ کا انعقاد ہوتا ہے۔ جس میں مختلف مجالس کے متعدد نمائندگان شریک ہو کر مجلس کے بارے میں اہم امور پر غور کرنے اور آئندہ سال کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ کا بجٹ آمد و خرچ تیار کر کے خلیفہ وقت کی خدمت میں بغرض منظوری پیش کرتے ہیں۔ امسال مجلس شوریٰ کا بائیسواں سال تھا۔ اجتماع میں شامل ہونے والی مجالس کے کل ۳۹۴ نمائندگان مجلس شوریٰ میں شامل ہوئے۔

اجتماع کے موقع پر مجلس شوریٰ کے تین اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر صدارت منعقد ہوئے۔ ایجنڈا اور بجٹ کے جن امور پر نمائندگان کی کثرت رائے متفق ہوئی ان کی سفارش سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض منظوری پیش کر دی گئی۔ امسال ایجنڈا اعتماد، تعلیم و تربیت اور مال کی نہایت اہم چودہ تجاویز پر مشتمل تھا اور سال ۴۸-۱۳۴۷ہش کے لئے آمد و خرچ کا میزانیہ ۱۹۵۷۶۰ روپے تھا۔

انتخاب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

امسال مجلس شوریٰ نے آئندہ دو سال کے لئے نئے صدر خدام الاحمدیہ کے تقرر سے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں سفارش پیش کرنا تھی۔ چنانچہ حضور کے ارشاد کے ماتحت ۱۹ اخاء کو بعد دوپہر محترم پروفیسر بشارت الرحمان صاحب ایم اے نے شوریٰ خدام الاحمدیہ کے اجلاس میں تشریف لا کر اپنی زیر صدارت انتخاب کروایا۔ جب انتخاب کی کارروائی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی گئی۔ تو حضور نے محترم صاحبزادہ طاہر احمد کو ایک سال کے لئے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مقرر فرما دیا۔ (باقی)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ اور پتہ خوشخط لکھا کریں۔ (مینیجر)

واقفین وقف عارضی کی فہرست

(قسط نمبر ۱۴)

۳۴۲۹ - مکرم محمد اشرف صاحب۔ نبی سر روڈ۔ ضلع تھرپارکر
۳۴۳۰ - ” خواجہ بشارت احمد صاحب۔ کوٹ مومن۔ ضلع سرگودہا
۳۴۳۱ - ” عبدالکریم صاحب۔ تخت ہزارہ۔ ضلع سرگودہا
۳۴۳۲ - ” مسعود احمد صاحب چک ۳۳ جنوبی۔ ضلع سرگودہا
۳۴۳۳ - ” میاں محمد اسمٰعیل صاحب جھبول بستی عبداللہ۔ ضلع رحیم یار خان
۳۴۳۴ - ” گدائی عباد اللہ صاحب ربوہ
۳۴۳۵ - ” محمد شفیع صاحب سلیم پوری۔ واہ کینٹ
۳۴۳۶ - ” چوہدری محمد شریف صاحب۔ ماجرہ۔ ضلع گجرات
۳۴۳۷ - ” ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب۔ سیدوالہ۔ ضلع شیخوپورہ
۳۴۳۸ - ” محمد ارشد صاحب۔ سیدوالہ۔ ضلع شیخوپورہ
۳۴۳۹ - ” ماسٹر ناصر احمد صاحب۔ بشیر آباد۔ ضلع حیدرآباد
۳۴۴۰ - ” نور سید عباس احمد خاں صاحب لاہور
۳۴۴۱ - ” چوہدری محمد بوٹا صاحب ڈنگر تنگل چک ۲۸۵۔ ضلع شیخوپورہ
۳۴۴۲ - ” اللہ دتا صاحب پیر کوٹ۔ ضلع گوجرانوالہ
۳۴۴۳ - ” الطاف الرحمٰن صاحب ربوہ
۳۴۴۴ - ” چوہدری فضل احمد صاحب نائب ناظر تعلیم ربوہ
۳۴۴۵ - ” قریشی فضل حق صاحب ربوہ
۳۴۴۶ - ” صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب ربوہ
۳۴۴۷ - ” مرزا عبدالرحمان صاحب۔ کوئٹہ
۳۴۴۸ - ” حفیظ احمد صاحب ناز۔ کوٹ احمدیاں۔ ضلع حیدرآباد
۳۴۴۹ - ” عبدالاحد صاحب سلیم۔ کوٹ احمدیاں۔ ضلع حیدرآباد
۳۴۵۰ - ” غلام علی صاحب۔ قمر آباد۔ ضلع نوابشاہ
۳۴۵۱ - ” عبدالحمید صاحب۔ دوڑ۔ ضلع نوابشاہ
۳۴۵۲ - ” ناظر دین صاحب ربوہ
۳۴۵۳ - ” بشیر احمد صاحب ” ربوہ
۳۴۵۴ - ” چوہدری علم دین صاحب۔ قمر آباد۔ ضلع نوابشاہ
۳۴۵۵ - ” منیر احمد صاحب۔ گوٹھ جلال پور۔ ضلع نوابشاہ
۳۴۵۶ - ” چوہدری رستم علی صاحب گوٹھ جلال پور۔ ضلع نوابشاہ
۳۴۵۷ - ” عبدالحکیم صاحب ناصر۔ گوجرانوالہ شہر
۳۴۵۸ - ” نور محمد صاحب۔ باندھی۔ ضلع نوابشاہ
۳۴۵۹ - ” محمد اکرم صاحب چک ۸۱۔ الٰہی رائج۔ ضلع نوابشاہ
۳۴۶۰ - ” چوہدری شریف احمد صاحب چک ۳۱ ددھ۔ ضلع نوابشاہ
۳۴۶۱ - ” محمود احمد صاحب ” ”
۳۴۶۲ - ” محمد شریف صاحب نبی سر روڈ۔ ضلع تھرپارکر
۳۴۶۳ - ” سعید احمد صاحب کوکب ننکانہ صاحب۔ ضلع شیخوپورہ
۳۴۶۴ - ” چوہدری عصمت اللہ صاحب۔ ڈیرہ دادا پوترے ضلع شیخوپورہ
۳۴۶۵ - ” محمد ابراہیم صاحب نارنگ منڈی۔ ضلع شیخوپورہ
۳۴۶۶ - ” خدا بخش صاحب کبابے والا چک ۹۶ نواں کوٹ ”
۳۴۶۷ - ” فرزند علی صاحب۔ کوٹلی چھوڑ چک ۱۰۱ ضلع شیخوپورہ
۳۴۶۸ - ” حافظ محمد عبداللہ صاحب بھیکی۔ ضلع شیخوپورہ
۳۴۶۹ - ” حاجی عبدالعزیز صاحب چوڑ اسکھر۔ ضلع شیخوپورہ
۳۴۷۰ - ” غلام محمد صاحب ستھیالی کلاں۔ ضلع شیخوپورہ
۳۴۷۱ - ” عبدالعزیز صاحب۔ کیلے۔ ضلع شیخوپورہ
۳۴۷۲ - ” مولوی غوث محمد صاحب کیلے ”
۳۴۷۳ - ” محمد اسلم صاحب باجوہ چک ۴۳ جنوبی۔ ضلع سرگودہا
۳۴۷۴ - ” چوہدری محمد عبدالعزیز صاحب چک ۴۶ جنوبی شیخ پور ضلع سرگودہا

(باقی)

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی آواز پر لبیک کہنے والے طلباء و طالبات

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن طلباء و طالبات کو امتحان میں کامیاب فرمایا ہے نے اپنے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے چندہ ادا کیا ہے ان کی تازہ فہرست درج ذیل ہے اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے اور اس کامیابی کو دینی و دنیاوی ترقیات کا پیش خیمہ بنا کر ہمیشہ اپنے انعامات سے نوازے۔

۵۱ - عزیزہ طاہرہ ملک بنت ملک محمد اکرم صاحب گوجرانوالہ ” ۵۔۰۰
۵۲ - عزیزہ عفت افتخار بنت جھتہ عبدالخالق صاحب ربوہ ” ۲۰۔۰۰
۵۳ - عزیز سید امجد بشیر ابن سید بشیر احمد صاحب حیدرآباد سندھ ” ۱۰۔۰۰
۵۴ - عزیز ناصر احمد جمیل متعلم تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ (وظیفہ ملنے پر) ۵۔۰۰
۵۵ - عزیز عبدالستار صاحب چک ۵۶۲ گ ب شہتی ضلع لائلپور ” ۱۲۔۰۰

دیگر طلباء اور طالبات بھی اپنی کامیابی پر تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے حصہ لیکر عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا وہ ارشاد گرامی ہے جو حضور نے مشاورت ۱۹۵۲ء میں فرمایا تھا کہ غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں۔ مگر ان میں کوئی گریجوایٹ نہیں۔ اگر مرکز کی طرف سے ان کو تحریک کی جائے کہ وہ پندرہ بیس زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں اور قرضے کے اوپر کچھ وظیفہ دے دیا کریں۔ تو چند سال میں کئی لڑکے گریجوایٹ بن سکتے ہیں۔

خلاصہ سکیم

جماعت کا ہر پیشہ کا فرد مرد ہو یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے۔ جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپے ششماہی بمد سکیم مرکز میں بھیجے۔ ہر سال قسط گھٹا، بڑھا سکتا ہے۔ اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کی اطلاع مرکز سے جاری ہو کر ہر ایک ممبر کو دی جائیگی۔ ہر سال جمع شدہ رقم کا ۱/۵ وظائف پر خرچ ہوگا۔ باقی ۴/۵ کو تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہوگا۔ کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ چھٹے سال ۱/۵ حصہ واپس ملے گا۔ ساتویں سال ۲/۵ اور علیٰ ہذ القیاس دسویں سال ساری رقم یا بقایا۔

سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے۔

اوّل زمینداروں کا۔ دوم اہل حرفہ کا۔ سوم ملازمین کا۔ چہارم مستورات کا اور پنجم مختص بالذات۔ (اوّل۔ دوم۔ سوم کا یونٹ ضلع ہوگا یعنی ایک ضلع کی آمد اس ضلع کے اُسی پیشہ کے امیدوار پر خرچ ہوگی۔) چہارم و پنجم کا یونٹ صوبہ ہوگا۔ مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اُسی صوبہ میں خرچ ہوگی۔ اور جو احباب پچاس روپے ماہوار پانچ سال تک جمع کرائیں گے ان کی رقم سے جاری شدہ وظیفہ ان کے نام پر ہوگا۔ اور مختص بالذات کہلائیگا۔ یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے۔ ممبران بطور قرضہ حسنہ دینگے۔ ان کی رقم پراویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی۔ اور وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لیں گے۔

آپ از راہ کرم سکیم میں خود بھی حصہ لیں اور دیگر احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک فرما کر عنداللہ ماجور ہوں یہ ایک صدقہ جاریہ ہے۔ اس میں شامل ہو کر آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد مبارک کو پورا کر سکتے ہیں۔ آپ کی رقم سے اعلیٰ تعلیم کے لئے وظائف جاری ہوں گے اور پھر آپ کی رقم بذمہ صدر انجمن احمدیہ محفوظ بھی رہیگی۔ جو حسب قواعد آپ کو واپس ملیگی۔ پس ہم خرما و ہم ثواب۔ حسب استطاعت حصہ لیں اور رقم ماہ بماہ چندہ کے ساتھ "پنجسالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ" کی مد میں ارسال فرمایا کریں۔ والسلام (ناظر تعلیم ربوہ)

ماہرین نفسیات اور مسئلہ تناسخ

۹۶

وقتاً فوقتاً ایسے واقعات بھارت کے اخبارات میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ جن میں یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ فلاں شخص اپنے پچھلے جنم کے حالات بیان کر رہا ہے۔ اس طرح بہت سے لوگ سمجھ لیتے ہیں کہ تناسخ کا عقیدہ مشاہدہ اور تجربہ کی سطح پر صحیح ثابت ہو گیا ہے حالانکہ اب تو ماہرین نے باقاعدہ تحقیق کے بعد ثابت کیا ہے۔ یہ فرضی کیس ہوتے ہیں اور اکثر سماج میں اپنے آپ کو نمایاں کرنے کے لئے خود ہی گھڑ لئے جاتے ہیں۔ اسی قسم کی تحقیق پر مشتمل ایک مضمون اخبار الجمعیۃ دہلی میں شائع ہوا ہے۔ جو ہم بحوالہ صدر قادیان درج ذیل کرتے ہیں۔ ایڈیٹر

ہندوستان ٹائمز نے یو۔ این۔ آئی کے حوالہ سے یہ خبر شائع کی ہے۔

ماہرین نفسیات نے پنر جنم کے کچھ کیسوں کی جانچ پڑتال کرنے کے بعد اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ بعض لوگ جو اپنے سابقہ جنم کے حالات بیان کرتے ہیں۔ وہ اکثر نفسیاتی ہسٹریا Psychic Hysteria کا نتیجہ ہوتے ہیں۔

جے پور کے دماغی امراض کے ہسپتال کے سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر بی کے ویاس اور ایک سرکردہ ماہر نفسیات شری رتن سنگھ کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے اس قسم کے کچھ کیسوں کا کامیابی کے ساتھ علاج کیا ہے۔ ڈاکٹر ویاس نے یو۔ این۔ آئی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ جو لوگ سابقہ جنم کے حالات بیان کرتے ہیں ان کی دماغی حالت عام طور پر نارمل نہیں ہوتی۔ یہ زیادہ تر شخصی مسائل (Personality Problems) کے کیس ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے دماغی خلل کی وجہ سے کچھ اور بننے کے خواہشمند رہتے ہیں۔ اس قسم کی داستان بیان کرنے سے کچھ دوسرے فوائد بھی حاصل ہو جاتے ہیں۔

تاہم ڈاکٹر ویاس اس کے لئے تیار ہیں کہ وہ پنر جنم کے خیال کو بالکل رد کر دیں۔ ان کا احساس ہے کہ کسی نتیجہ پر پہنچنے کے لئے ماہرین نفسیات کو سائنٹیفک بنیاد پر مزید کیسوں کا جائزہ لینا چاہئے۔ ڈاکٹر ویاس نے ان کیسوں میں سے بعض کی تفصیلات بیان کیں۔ جن کا انہوں نے اور مسٹر سنگھ نے مطالعہ کیا ہے۔

ایک دس سالہ لڑکے راکیش نے دعویٰ کیا کہ وہ اپنے سابقہ جنم میں فوج کا کپتان تھا۔ اس نے اپنا بچپن کے میرین ڈرائیو میں گزارا۔ وہ پچھلے جنم میں کشمیر کی لڑائی میں مارا گیا تھا۔ اپنے خاندان کے متحیر افراد کے سوالات کے جواب میں اس نے مختلف قسم کے اسلحہ کی تفصیلات بیان کیں۔ جو وہ اپنی سابقہ زندگی میں استعمال کرتا رہا ہے۔ ایک بار اس نے ایک آدمی سے بندوق لی اور کہا کہ میں اس کو استعمال کرنے کا طریقہ جانتا ہوں۔

راکیش کے دوسرے جنم کی مقامی طور پر خوب شہرت ہوئی۔ دھیرے دھیرے تعلیم میں اس کی دلچسپیاں ختم ہو گئیں۔ وہ اکثر اپنے بڑوں کو گالیاں دیتا۔ حتیٰ کہ ان کے ساتھ مارپیٹ بھی کرتا۔ پریشان حال باپ اس کی دادی کی مخالفت کے باوجود اس کو ہسپتال لے آیا۔

تحقیقات کرنے کے بعد ماہرین Psychiatrists اس نتیجہ پر پہنچے۔ کہ راکیش کافی ہوشیار لڑکا ہے۔ اس نے ذہانت میں ۱۰۷ نمبر حاصل کئے ہیں مزید انہوں نے پایا کہ وہ کھیل تماشے کا بہت رسیا ہے۔ تحقیقات کے دوران یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ جو باتیں کرتا ہے وہ زیادہ تر اس کے اپنے ماحول سے اسے حاصل ہوتی ہیں۔

اس نے لوگوں کو بندوق کی باتیں کرتے سنا۔ وہ ۱۹۶۵ء کی ہند پاک جنگ کے دوران میں پورے انہماک کے ساتھ ریڈیو بلیٹن سنتا رہا۔ اکثر اصطلاحات اور الفاظ جو اس نے استعمال کئے وہ انہیں ذرائع سے اسے حاصل ہوئے تھے۔

ڈاکٹر ویاس نے راکیش کے کیس کی اس طرح توجیہ کی۔ یہ لڑکا اپنی دادی کے پاس رہتا تھا۔ جس سے اسے اپنی ضرورت کی ہر چیز مل جاتی تھی سوائے ماں کی محبت کے۔ اس نے اس کے اندر کچھ اور بننے کی خواہش پیدا ہوئی۔ نفسیاتی جانچ کے تین مہینے بعد راکیش نے دوبارہ اپنی تعلیم میں دلچسپی لینی شروع کی۔ اب اسے اپنے سابقہ جنم کی کوئی بات یاد نہیں۔

ڈاکٹر ویاس اور مسٹر رتن سنگھ کا خیال ہے کہ ہندوستانی نفسیات دانوں کی سوسائٹی Indian Psychiatric Society جس کی اکیسویں سالانہ کانفرنس احمد آباد میں آئندہ جنوری کو ہونے والی ہے۔ اس میں وہ راکیش کے کیس پر ایک مقالہ پیش کریں گے۔

ایک اور کیس جوان کے مطالعہ میں آیا وہ ایک نوجوان شادی شدہ عورت تھی۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ اپنے سابقہ جنم میں اپنے شوہر کے گھرانے میں ساس تھی۔ اس نے دعویٰ کیا کہ اگر وہ فلاں جگہ جا کر کھودیں تو وہاں سے ایک چاندی کا برتن برآمد ہوگا۔ جب اس طرح چاندی کا برتن برآمد ہو گیا تو اس کے دوسرے جنم کے دعویٰ کو ثابت شدہ مان لیا گیا۔

ڈاکٹر ویاس نے کہا کہ انہوں نے اس عورت سے سوالات کئے۔ اس پوچھ تاچھ کے دوران مجھ پر کھلا کہ اس نے چاندی کا برتن اس مقام پر پہلے سے دبا دیا تھا۔ وہ ان مظالم سے چھٹکارا پانا چاہتی تھی جو اس کے خاوند کے گھر میں اس پر ہو رہے تھے۔ اس نے ایک ایسی نئی شخصیت بننے کی کوشش کی جس سے اسے اہم پوزیشن حاصل ہو جائے۔

ایک اور کیس میں ایک عورت نے دعویٰ کیا کہ وہ پچھلے جنم میں اپنے شوہر کی چچی تھی جو سولہ سال پہلے مر چکی تھی۔ یہ عورت اپنے سابقہ جنم کی کئی باتیں بیان کرتی تھی مگر تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا کہ پچھلے جنم کی یہ باتیں دراصل گھر کے وہ راز ہیں جو اس نے ایک بوڑھی پڑوسن سے حاصل کئے تھے۔ یہ عورت اپنے شوہر کے ہمراہ اپنے چچا کے یہاں رہتی تھی اور چچا کے ظلم سے چھٹکارا پانا چاہتی تھی۔ جب اس کا مکان بدل گیا تو وہ اپنے سابقہ جنم کے تمام قصے بالکل بھول گئی۔

(ٹائمس آف انڈیا
۷ اکتوبر ۱۹۶۸ء)

ضرورت ہے

ایک تجربہ کار اور محنتی منشی کی ضرورت ہے۔ جو پختہ دہینڈ کی سیل کر سکتا ہو خواہشمند حضرات صرف جمعہ کے سوا ۹ بجے صبح سے ۱۱ بجے تک پتہ ذیل پر ملیں۔

محمود احمد ولد محمد اشرف باجوہ
بھٹہ نزد دار الفضل ربوہ

ضروری اعلان

ہم نے اپنے بھٹہ کے منشی مکرم محمد رفیق صاحب کو مورخہ ۶۸-۱۱-۷ سے کام سے فارغ کر دیا ہے اب اس سے ہمارا کوئی لین دین نہیں ہے احباب مطلع رہیں

محمود احمد ولد محمد اشرف باجوہ
نزد محلہ دار الفضل ربوہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

اعلان نکاح

اخویم کریش احمد ولد بشیر احمد صاحب کا نکاح عزیزہ سیدہ آنسہ پروین بنت سید ارتضیٰ علی صاحب مرحوم سے مبلغ بارہ ہزار روپیہ مہر پر کراچی میں ۱۲ ستمبر ۱۹۶۸ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ نے پڑھایا اور بابرکت ہونے کے لئے بھی دعا فرمائی۔ احباب سے بھی دعا کی درخواست ہے (عبد المالک خان مربی سلسلہ احمدیہ کراچی)

درخواست دعا

عزیزم پیر فضل الرحمان ڈاکٹر (بھتیجے حضرت حافظ روشن علی ؓ) کی اہلیہ عرصہ سے بیمار ہیں ان کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

ماسٹر حسن محمد از ربوہ

قرص صندل پوڈر

معدہ جگر کی اصلاح کے لئے۔ خون صالح پیدا کرنے کے لئے۔ خارش۔ پھوڑے پھنسیوں کے لئے اکسیر ہے۔
قیمت سو گولی ۲/- روپے
دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

حب مدر نسواں (حبوب اٹھرا) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس تین روپے

نماز باجماعت کی عادت ڈالو اور اپنے بچوں کو بھی اس کا پابند بناؤ

بچوں کی اصلاح کے لئے سب سے زیادہ ضروری امر نماز باجماعت ہی ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز باجماعت کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

روٹی کا ٹکڑا نہ تو انسان پھر بھی برداشت کر سکتا ہے۔ مثلاً وہ خیال کر سکتا ہے کہ اگر وہ مر جائے گا تو کیا ہوگا اسے اگلے جہان میں تو زندگی مل جائے گی۔ یعنی اسے موت کے بعد اگلے جہان کی زندگی مل جاتی ہے۔ لیکن روحانی موت کا کوئی قائم مقام نہیں۔ جسمانی موت کے متعلق تم کہہ دو گے کہ سارے لوگ مرتے ہیں ہمیں موت آ جائے گی تو کیا ہوا اگلے جہان میں ہمیں زندگی مل جائیگی لیکن اگر تمہیں روحانی موت آ جائے۔ تو تم کیا کرو گے۔ روحانی موت کا تو کوئی قائمقام نہیں۔

پس نماز باجماعت کی عادت ڈالو اور اپنے بچوں کو بھی اس کا پابند بناؤ۔ کیونکہ بچوں کے اخلاق اور عادات کی درستی اور اصلاح کے لئے میرے نزدیک سب سے زیادہ ضروری امر نماز باجماعت ہی ہے۔ مجھے اپنی زندگی میں اتنے لوگوں سے ملنے اور مختلف حالات کی جانچ پڑتال کا موقعہ ملا ہے۔ اور ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے میری طبیعت کو ایسا حساس بنایا ہے کہ سو سال کی عمر پانے والے بھی اپنی عمر کے تجربوں کے بعد دنیا کی اونچ نیچ اور اچھے برے کو اتنا محسوس نہیں کر سکتے۔ جتنا میں محسوس کرتا ہوں اور میں نے اپنے تجربہ میں نماز باجماعت سے بڑھ کر اور کوئی چیز نیکی کے لئے ایسی مؤثر نہیں دیکھی۔ سب سے بڑھ کر نیکی کا اثر کرنے والی نماز باجماعت ہی ہے۔ اگر میں

إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ

کی پوری پوری تشریح نہ کر سکوں تو میں اپنا قصور سمجھوں گا۔ ورنہ میرے نزدیک نماز باجماعت کا پابند خواہ اپنی بدیوں میں ترقی کرتے کرتے ابلیس سے بھی آگے نکل جائے تو پھر بھی میرے نزدیک اس کی اصلاح کا موقعہ ہاتھ سے نہیں گیا۔ ایک لمحہ بھر اور ایک رائی کے برابر بھی میرے خیال میں نہیں آتا کہ کوئی شخص نماز باجماعت کا پابند ہو۔ اور پھر اس کی اصلاح کا کوئی موقعہ نہ رہے۔ خواہ وہ کتنی ہی بدیوں میں مبتلا کیوں نہ ہوگیا ہو۔ نیکی کے متعلق نماز کے مؤثر ہونے کا مجھے اتنا کامل یقین ہے۔ کہ میں خدا کی قسم کھا کر بھی کہہ سکتا ہوں کہ نماز باجماعت کا پابند خواہ کتنا ہی بداعمال کیوں نہ ہوگیا ہو۔ اس کی ضرور اصلاح ہو سکتی ہے۔ اور وہ ضائع نہیں ہوتا اور میں شرح صدر سے کہہ سکتا ہوں کہ آخری وقت تک اس کے لئے اصلاح کا موقعہ ہے مگر وہ نماز باجماعت کا پابند اس رنگ میں ہو کہ اس کو اس میں لذت اور سرور حاصل ہو۔

(تفسیر کبیر ص ۴۱ جلد ۳)

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے لئے ایک ہسٹری کے لیکچرار کی ضرورت ہے جو طلباء بورڈ ڈگری کو اسلامک اور انگلش تاریخ پڑھا سکے امیدوار کے لئے ایم۔ اے (تاریخ) کم از کم سیکنڈ کلاس ہونا ضروری ہے۔ تنخواہ کا گریڈ ۲۴۰/۱۵/۳۷۵/۱۵/۴۶۵ ہوگا اور اسکے ساتھ ۲۰ فیصد گرانی ڈیرنس الاؤنس بھی دیا جائیگا۔ گویا تقرری کے وقت معہ الاؤنس ۲۸۸ روپے تنخواہ دی جائے گی۔ خدمت سلسلہ اور ربوہ میں رہائش کے خواہشمند احمدی نوجوانوں کے لئے عمدہ موقعہ ہے۔ غیر از جماعت نوجوان بھی جو تعلیم الاسلام کالج میں ملازمت کے خواہشمند ہوں درخواستیں دے سکتے ہیں۔ (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

رمضان المبارک کے دوران مسجد مبارک میں درس القرآن

امسال حسب سابق ماہ رمضان المبارک کے دوران مسجد مبارک ربوہ میں روزانہ ایک پارہ کا درس نماز ظہر کے بعد سے نماز عصر تک ہوا کرے گا۔ مندرجہ ذیل علماء کرام حسب منظوری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ درس دیں گے۔

	درس کنندہ	حصہ درس القرآن	متبادل درس کنندہ
۱۔	مولوی ظہور حسین صاحب فاضل	سورہ فاتحہ تا سورہ نساء	شیخ مبارک احمد صاحب
۲۔	مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی فاضل	سورہ مائدہ تا سورہ توبہ	میر محمود احمد صاحب
۳۔	مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل	سورہ یونس تا سورہ مریم	ملک سیف الرحمن صاحب
۴۔	مولوی محمد صادق صاحب فاضل	سورہ طٰہٰ تا سورہ سجدہ	مولوی غلام باری صاحب سیف
۵۔	خاکسار قاضی محمد نذیر	سورہ احزاب تا سورہ ق	مولوی قمر الدین صاحب
۶۔	مولوی اللہ الحق صاحب ابوالمنیر فاضل	سورہ الذاریات تا سورہ لہب	مولوی دوست محمد صاحب

(ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

امام مسجد لندن مکرم بشیر احمد صاحب رفیق کی مراجعت

اہل ربوہ کی طرف سے پرتپاک خیر مقدم

ربوہ ۱۲ نبوت۔ مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن دس سال تک انگلستان میں فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد کل ۱۱ نبوت ۱۳۴۷ ہش (مطابق ۱۱ نومبر ۱۹۶۸ء) بعد دوپہر ساڑھے تین بجے سہ پہر بذریعہ ریل کار مع اہل و عیال ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض افراد، ناظر و وکلاء صاحبان اور دیگر مقامی احباب نے کثیر تعداد میں ربوے سٹیشن پہنچ کر آپ کا استقبال کیا۔

احباب نے آپ کو پھولوں کے ہار پہنائے اور آپ سے مصافحہ و معانقہ کر کے آپ کو خوش آمدید کہا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرکز سلسلہ میں آپ کی مراجعت مبارک کرے اور بیش از پیش خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

ٹکٹ سٹیج جلسہ سالانہ

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ٹکٹ سٹیج جلسہ سالانہ کے لئے درخواستیں ۱۰ فتح ۱۳۴۷ ہش (مطابق ۱۰ دسمبر ۱۹۶۸ء) تک نظارت اصلاح و ارشاد میں پہنچ جانی چاہئیں۔ جو احباب ٹکٹ لینے کے خواہشمند ہوں وہ اپنے کوائف امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کے لئے دعائے خاص کی تحریک

کراچی ۱۰ نبوت (بذریعہ تار) حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کی حالت تا حال بہت تشویشناک ہے خون میں یوریا کی مقدار ۱۳۰ تک پہنچ چکی ہے بے ہوشی کے علاوہ نیم بیہوشی کی حالت ہے۔ احباب جماعت دردِ دل اور الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے چچا مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم کراچی کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔ (لطیف احمد ظفر پسر مولوی نذیر احمد صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ)